✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

حسدِ محمود

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (النساء:55)

کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

معزز سامعین! آج مجھے ایک ایسے حسد کا ذکر کرنا ہے جو کسی غیر میں نیکیاں دیکھ کر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّلؓ نے ایسے حسد کو "**حسدِ محمود**" قرار دیا ہے۔

فرمایا۔

"حسد ہمیشہ بُرا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ **حسدِ محمود** ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 576)

خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو لازمی عبادات رکھ کر ہمیں جنت کی بشارت دی ہے۔ فرمایا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکامات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تم فلاح پا جاؤ گے تو دوسری طرف ہمیں ایسی باتوں سے رکنے کا حکم بھی دیا ہے جو ہمارے ایمان کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ جن میں سے ایک حسد ہے۔

اسلام کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا جس سے یہ احساس ہو کہ اس تعلیم میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ حسد کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے۔ حسد اور لالچ وہ شعلے ہیں جو انسان کے دل کو جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔ حسد ایک ایسی باطنی اور روحانی بیماری ہے جو انسان کے سینے میں کینہ، بغض اور کھوٹ کا بیج بو دیتی ہے۔

حسد ایک ایسی باطنی اور روحانی بیماری ہے جو انسان کو نیک اعمال کی طرف راغب نہیں ہونے دیتی بلکہ پہلے سے جو نیک اعمال اس نے کئے ہوتے ہیں ان کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(سنن ابو داؤد کتاب الادب باب الحسد)

کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

معاشرتی زندگی کے حوالے سے مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو حسد، کینہ اور بغض جیسی باطنی اور روحانی بیماریوں سے بچنے کی ہمیشہ تاکید فرمائی اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق و اتحاد، موافقت و یگانگت اور بھائی چارے کی تعلیم دی۔

سلام اُس پر کہ جس نے جاہلوں کو فہم سکھلایا
سلام اُس پر کہ جس نے ظالموں کو رحم سکھلایا
سلام اُس پر کہ جس نے نور سے ہر گھر کو بھر ڈالا
سلام اُس پر کہ جس نے ظلمتوں کو دور کر ڈالا

سامعین! حسد کی وجہ سے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، قابیل نے ہابیل کو قتل کیا، حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں پھینک دیا۔ انسانی شخصیت کی تعمیر کرنے اور اس میں حسن اخلاق کے جوہر کی آبیاری کرنے کے لئے حسد سے بچنا ضروری ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

(بخاری کتاب الادب باب ماینھی عن التحاسد)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں گزشتہ اقوام کی بیماریاں آہستہ آہستہ پھیل جائیں گی جو حسد اور بغض ہیں اور بغض تو مونڈ کے رکھ دینے والی بیماری ہے۔ بال مونڈنے والی نہیں بلکہ دین کو مونڈ کر رکھ دینے والی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے تم اس وقت تک مومن نہیں کہلاسکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس پر اگر تم عمل پیرا ہوگے تو تم باہم محبت کرنے لگو گے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں السلام علیکم کہنے کو رواج دو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اوّل صفحہ 164-165)

سامعین! مَیں اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پیش کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا۔ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک یہ کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ رات کے اوقات اور دن کے اوقات میں اس پر قائم ہو اور دوسرے یہ کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اُسے رات کے لمحات اور دن کے اوقات میں خرچ کرتا ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزھد باب الحسد) ایک اور موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دو باتوں کا ذکر یوں فرمایا کہ ایک یہ کہ کسی شخص کو اللہ نے مال دیا ہو اور پھر اسے حق کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ہو۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت دی ہو اور وہ اس کے ذریعہ فیصلے بھی کرتا ہو اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تم دیکھتے ہو کہ حسد نہایت ہی بُری چیز ہے۔ لیکن اگر ہم اس قوت کو بُرے طور پر استعمال نہ کریں تو یہ صرف اُس رشک کے رنگ میں آجاتی ہے جس کو عربی میں غِبْطَہ کہتے ہیں۔ یعنی کسی کی اچھی حالت دیکھ کر خواہش کرنا کہ میری بھی اچھی حالت ہو جائے اور یہ خصلت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 67)

پھر فرمایا:

”پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاق قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 609)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حاسد وہ ہے جو خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شئے ہے وہ اس کو مل جاوے بسا اوقات اس حسد میں اس شخص کو نقصان پہنچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے... حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسدِ محمود ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 576)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جن دوسری بیماریوں کی صورت میں حسد جلوہ دکھاتا ہے ان کا ذکر بکثرت قرآن کریم میں موجود ہے اور حسد چونکہ خود مخفی رہتا ہے اس لئے حسد کو بھی بالعموم مخفی رکھا گیا۔ چنانچہ بغض حسد کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ حسد کے نتیجہ میں ظلم اور تعدّی پیدا ہوتے ہیں۔ حسد کے نتیجہ میں اور بہت سی ایسی معاشرتی بُرائیاں وجود میں آتی ہیں جن کی تہہ میں حسد کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے لیکن بالعموم دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ بعض دفعہ ایسے مخفی طور پر کام کرتا ہے کہ خود حاسد کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ میں کیوں یہ حرکت کر رہا ہوں۔"

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 314)

سامعین! حاسد ایک طرح سے ناشکری اور بے صبری کا بھی شکار ہوتا ہے۔ حسد کے مذموم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ گویا حاسد ایک طرح سے اللہ کی تقسیم پر معترض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کو یہ نعمت کیوں دی ہے اور بعض اوقات یہ حسد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ آدمی ہدایت سے ہی محروم ہو جاتا ہے جیسے کہ ابو جہل۔ حسد کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حسد سے بچنے کے لئے اپنی پناہ میں آنے کا حکم دیتے ہوئے۔ فرمایا: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (الفلق:6) کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال میں جان اور زندگی پیدا ہو، ان میں نور جھلکے اور زینت ظاہر ہو تو ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم کی حکمت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں، تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور حسد سے بچیں۔ حسد سے بچنے کے نتیجہ میں آپ کو اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل ہوگی۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے حسد سے بچنا ضروری ہے۔ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا! مَیں تیری رضا کے لئے حسد سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں، تو مجھے اس باطنی بیماری سے شفا دے۔ حسد سے بچنے کا ایک طریق یہ ہے کہ حسد کرنے والا یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے دوسرے سے وہ نعمت چھن تو نہیں جائے گی، مَیں صرف اپنے آپ کو جلا رہا ہوں بلکہ حسد کرنے کی وجہ سے میری نیکیاں دوسرے کو ملتی رہیں گی، جب یہ سوچے گا تو حسد سے باز رہے گا۔

حاسد کو اس بات کو بھی سمجھنا چاہئے کہ حسد انسان کی نیکیوں، تقویٰ اور اچھے احساسات کو مجروح کرتا ہے اور اس کو نیکی کے راستے سے ہٹاتا ہے۔ حسد سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں، حسد سے غیبت، بدگمانی جیسے گناہ سرزد ہوتے ہیں، حسد سے روحانی سکون برباد ہو جاتا۔ حسد سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ کی رضا پر راضی رہیں، لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھیں بلکہ اپنے سے نیچے والوں پر نظر رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ انسان کسی کو ملنے والی نعمتوں پر حسد کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے فضل طلب کرے۔ اُن مادی چیزوں کو جن کی وجہ سے انسان حسد کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے انہیں قطعی عارضی اور کمتر سمجھتے ہوئے جنت کی نعمتوں کو یاد رکھے۔ گناہوں سے استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھا جائے۔ اس طرح رحمتِ الٰہی مہربان ہوگی اور وہ نعمتیں ہمیں میسر آئیں گی جن کی ہم تمنا رکھتے ہیں۔ بے شک ربِ کریم کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔

حسد سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس (حسد) کے مقابلے میں تدبیر کرنا ضروری ہے اور ہمارے ہاتھ میں ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے دعا کی تدبیر۔ اس واسطے مَیں جماعت کو یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اپنی عاجزی کا اپنے اندر پورا احساس پیدا کرتے ہوئے نہایت انکساری کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکیں اور اپنے مولا سے یہ عرض کریں کہ..... ہمیں اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے ہم تیرے عاجز بندے ہیں ہم خطائیں بھی کرتے ہیں مگر تیری طرف ہی آتے ہیں، تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور توبہ واستغفار بھی کرتے ہیں تُو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری کمزوریوں کو دُور کر دے اور ان حاسدوں کو اِن کے اِرادوں میں ناکام کر۔"

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 333)

مسکین تھے ہم اُس نے، کیا کیا نہ نوازا ہے
جو کُچھ بھی ہے دامن میں سب اُس کی عِنایا ہے

ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس بھائی کو جو بھی نعمتیں عطا کی ہیں وہ اس کی رضا ہے اور میرا رب اس بات پر قادر ہے کہ جسے چاہے جو چاہے جتنا چاہے جس وقت چاہے عطا فرما دے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حسد سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (الفلق:6) کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ جب ایک مومن خود بچنے کی دعا کرے گا تو پھر ایک پاک دل مومن یہ بھی کوشش کرے گا کہ دوسرے سے حسد کرنے سے بھی بچے... دلوں کی پاکیزگی اگر قائم رکھنی ہے۔ اگر اپنی عبادات سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مُزکّیؐ کی تعلیم سے فائدہ اٹھانا ہے تو حسد سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہر شخص اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کرنے کا عہد کرے تو حسد پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بظاہر بڑے اچھے نظر آنے والے جو لوگ ہیں ان میں بھی دوسروں کے لئے حسد ہوتا ہے جس کی آگ میں وہ آپ بھی جل رہے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جتنا وقت ایسے لوگ حسد کرنے اور چالاکیوں کے سوچنے میں لگاتے ہیں کہ دوسروں کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے اتنا وقت اگر وہ تعمیری سوچ میں لگائیں، دعاؤں میں لگائیں تو شاید حسد سے بچنے اور مسابقت کی روح کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں سے زیادہ آگے بڑھا دے اور جلدی آگے بڑھا دے۔“

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 45)

سامعین! قربِ الٰہی اور رضائے الٰہی پانے کا ایک قطعی اور یقینی ذریعہ یہ ہے کہ ہم ان روشن اسلامی تعلیمات و اخلاقیات کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وقت کے امام کو مانا ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم دنیا کے لئے نیک نمونہ ہوں۔

ایمان اس بات کا نام ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو مانیں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (یونس 63) ”جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“ کا مقام اسی صورت میں ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر بات کو دل سے تسلیم کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ ایمان تبھی ترقی کرتا ہے جب انسان اپنے روحانی پیشوا کی تعلیمات پر عمل کرے۔

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

یقیناً اسلامی تعلیمات اپنے اندر آج بھی انسان کی شخصیت کی تعمیر کی صلاحیت رکھتی ہیں جس طرح کہ اسلام کے ابتدائی دور میں انہی تعلیمات کی بدولت ایک عظیم امت کی تعمیر ہوئی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیمات پر جذبہ، محبت اور عشق سے عمل پیرا ہو کر اپنی نجات کے سامان کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کی ایک تحریر سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء)